

● قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ (15)

● (سورة المائدة)

● بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

تحقیق

نعمان علی حنفی 

اس بات پر اہل علم کا اجماع ہے کہ نور سے مراد حضور نبی کریم ﷺ ہیں اس حوالے سے بے شمار حوالا جات موجود ہیں²

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ وَالسَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“ یعنی اس نور سے مراد تمام نوروں کے نورِ نبی مختار ﷺ کی ذات ہے۔

سورة النمل: ١٢ - ٢٩ ٢٦٩

رُوحُ الْمُعْجَانِي
فِي
تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَالسَّعْيِ الْمَشَاقِقِ

عَبْدُ اللَّهِ وَصَلَّى
عَلَى عَبْدِ الْبَارِي عَطِيَّةً

7-0

الآية (٢٤) من سورة النساء - الآية (٨١) من سورة المائدة

دار الكتب العلمية

ابو جعفر محمد بن جریر طبری م ۳۱۰ھ فرماتے ہیں من اللہ نور سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں

سورة التوبة: الآيات ۱۰ و ۱۲ ۲۶۴

يا اهل التوراة والإنجيل ﴿ تَوَسَّطْ كَلِمَةً تَوْحِيدًا ﴾ . یعنی بالنور محمدًا ﷺ الذي أنار الله به الحق ، وأظهر به الإسلام ، ومحق به الشرك ، فهو نور لمن استنار به ، بيّن الحق ، ومن إنارت به الحق تبيّن له يهود كثيرًا مما كانوا يخطئون من الكتاب .

وقوله : ﴿ وَصَوَّبْتُ قُرْبَتِ ﴾ . يقول جلّ شأنه : قد جاءكم من الله تعالى النور الذي أنار لكم به معالم الحق ، ﴿ وَصَوَّبْتُ قُرْبَتِ ﴾ . یعنی کتاباً فيه بيان ما اختلفوا فيه بينهم من توحيد الله ، وحلاله وحرامه ، وشرائع دينه ، وهو القرآن الذي أنزله على نبيّنا محمد ﷺ ، بيّن للناس جميع ما بهم الحاجة إليه ^(۱) من أمر دينهم ، ووضّحه لهم حتى يعرفوا حقه من باطله .

القول في تأويل قوله : ﴿ يَهْدِي يُوَكِّدُ مَنْ أَلْهَى وَصَوَّبْتُ مَشَبِلَ أَلْهَيْتُمْ ﴾ .

انقول ^(۲) عزّ ذكره : يهدي بهذا الكتاب المشي الذي جاء من الله جلّ جلاله .

ويعني بقوله : ﴿ يَهْدِي يُوَكِّدُ ﴾ : يرشد به الله ويثبت به . والهاء في قوله : ﴿ يُوَكِّدُ ﴾ . عائدة على ﴿ أَلْهَيْتُمْ ﴾ . ﴿ مَنْ أَلْهَى وَصَوَّبْتُ ﴾ . يقول : من أتبع رضا الله .

واختلف في معنى الرضا من الله جلّ وعزّ : فقال بعضهم : الرضا منه بالشئ والقول له ، والمدح والتثناء . قالوا : فهو قابل الإيمان ومؤكد له ، وعقبي على المؤمنين بالإيمان ، وواصل الإيمان بأنه نورٌ وهدى وفضل .

وقال آخرون : معنى الرضا من الله جلّ وعزّ معنى مفهوم ، هو بخلاف الشكط ، وهو صفة من صفاته ، على ما تقتل من معاني الرضا الذي هو بخلاف الشكط ،

(۱) سقط من : من ، ت ، ة ، ت ، ت ، ت ، س .

(۲) في م : ۵ ، ۶ ، ۷ .

تَفْسِيرُ الطَّبْرِيِّ جَامِعُ الْبَيَانِ عَنْ تَأْوِيلِ آيِ الْقُرْآنِ

لَا بِي جَعْفَرِ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرِ الطَّبْرِيِّ
(۵۲۴ھ - ۳۱۰ھ)

تحقيق
الدكتور عائشة بن عبد المحسن التركي
بالتعاون مع
مركز لبحوث والدراسات العربية والإسلامية
بمدار هجر

الدكتور عبد السند حسن يمامة
المجلد الثامن

هجر
للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

(2)

ابو جعفر محمد بن جریر طبری م ۳۱۰ھ

فرماتے ہیں

من اللہ نور سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں

{تفسیر طبری جامع البیان عن تأویل ای القرآن جلد ۸ ص ۲۶۴ تحت مادہ {

ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابوبکر القرطبی فرماتے ہیں نور سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں

تفسیر قرطبی، جلد سوم، 527

وہ جو کہہ گا ہے اس میں وہ سچا ہے، کیونکہ اس نے اپنی کتاب میں پڑھا ہے کہ وہ اسے بیان نہیں کرتا جس سے پچھتا ہے۔
قَدْ جَاءَ كَلِمَ قَيْنَ الْفُلُوْطُوْى رُوْنِي۔ بعض علماء نے فرمایا: نور سے مراد اسلام ہے۔ بعض نے فرمایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ
زحاج سے مروی ہے (۱)۔ دُ كُنْتُ نُوْبِيْن ۝ یعنی قرآن، کیونکہ قرآن ان کا کام کو بیان کرتا ہے۔ یہ پہلے ذکر چکا ہے۔ لفظ نبی
بعد اللہ تعالیٰ کے لفظ نبی اللہ تعالیٰ کے لئے پند کرتا ہے۔ سُبْحَانَ السَّلَامِ سَلَامٌ قَا رَا رَتْ جُو رَا رَا سَلَامٌ نَكَبَ بَا لِحَا لَے والا ہے۔
بر آفت سے پاک ہے اور بر خوف سے امن والا ہے اور وہ جنت ہے۔ حسن اور سعدی نے کہا: اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ
ہے (2)۔ ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ كَا رَا رَا رَا سَلَامٌ“ ہے کیونکہ قرآن ایسا لفظ ہے لفظ لفظاً (آل عمران: 19)
پھر جُھَنَمُ فَا لَلْطُوْى ای اللہ تعالیٰ کی طرف عبادت کی تار کیوں سے نور اسلام اور ہدایت کی طرف نکالتا ہے۔ چنانچہ
ایسی تو ہیں اور ارادہ سے۔

لَقَدْ كَفَرَ اَلَيْسَ قَالًا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّيِّدُ الْمُبِيْنُ مُزِيْمٌ ۝ قُلْ قَدْ كُنْتُ غُلَامًا مِّنْ اَنْدَلُسِيَّيْنِ
اِنَّ اَمْرًا ذَا نَ يُغْلِبُكَ السَّيِّئُ بِمِثْنِ مُزِيْمٍ ۝ اَمَّا ذُوْ قُرْبٰى فَاِنْ هٰذَا مِنْ جَبِيْنًا ۝ وَ يٰمُؤْمِنُكَ
السُّبُوْبُ وَالْاَنْرٰىضُ وَ عَابِيْنَهُمَا ۝ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۝ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
”یعنی کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تو سچ بن مریم ہے (اسے صحیب) آپ فرمائیے کہ کون قدرت رکھتا ہے اللہ کے
محمد میں سے کوئی چیز رک دے (یعنی) اگر وہ ارادہ فرمائے کہ پاک کر دے سچ بن مریم کو اور اس کی ماں کو اور جو
کوئی بھی زمین میں ہے سب کو (تو اسے کون رک سکتا ہے) اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی
اور جو کھان کے درمیان ہے یہ فرماتا ہے جو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر چری قدرت رکھنے والا ہے۔“
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَقَدْ كَفَرَ اَلَيْسَ قَالًا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّيِّدُ الْمُبِيْنُ مُزِيْمٌ۔ سورہ النساء کے آخر میں اس کا بیان کر
چکا ہے، اس کلام کی روایت میں تعدادی کا کفر ثابت ہوا ہے ان کے اس قول کی وجہ سے تھا کہ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّيِّدُ الْمُبِيْنُ مُزِيْمٌ
یعنی اللہ تعالیٰ تو سچ بن مریم ہے زمین کی جہت سے، کیونکہ اگر انہوں نے یہ دعویٰ کی جہت سے کہا ہوتا اس بات کا انکار کرتے
ہوئے تو وہ کافر نہ ہوتے۔

قُلْ قَدْ كُنْتُ غُلَامًا مِّنْ اَنْدَلُسِيَّيْنِ اَلَيْسَ قَالًا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّيِّدُ الْمُبِيْنُ مُزِيْمٌ۔ سورہ النساء کے آخر میں اس کا بیان کر
اور وہ یعنی میں اس پر قادر ہوں، یعنی کوئی اللہ کے امر کو رکھنے پر قادر ہے، اللہ تعالیٰ نے آکا فرمایا کہ حضرت سچ علیہ السلام اگر
خدا ہوتے تو وہ اسی چیز کو دور کرنے پر قادر ہوتے جو ان پر اتنی اور جو دوسروں پر اتنی طاقت اللہ تعالیٰ نے ان کی والدہ کو
موت دی وہ اپنی والدہ سے موت کو دور کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ ان کی موت دیتا تو کون اس کا قانع کرتا یا کون اسے دیکھ سکتا
یٰمُؤْمِنُكَ السُّبُوْبُ وَالْاَنْرٰىضُ وَ عَابِيْنَهُمَا حضرت سچ علیہ السلام اور ان کی والدہ و اولاد میں محدود ہیں مگر وہ ان کو خدا اور

۱۔ ترجمہ، جلد 2، صفحہ 22
2۔ زبور، جلد 2، صفحہ 187



(3)

ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابوبکر القرطبی
فرماتے ہیں

نور سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں

{تفسیر قرطبی جلد ۳ ص ۵۲۷}

امام ابی منصور محمد بن محمد بن محمود ۳۳۳ھ الماتریدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں
لیتے ہیں بعض: نور سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں اور کتاب سے مراد
قرآن مجید ہے

سورة المائدة الايتين: ۱۶ و ۱۷
كُنُوزًا وَآخُفُوا مِنْ النَّاسِ ۚ وَلَئِنْ عَلِمَ ذَلِكَ بَالَهُ تَعَالَى
وَقَوْلُهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : ﴿يَتَّبِعُ لَكُمْ مَكْرَهُكُمْ يَتَّبِعُ مَكْرَهُكُمْ لَقَدْ كُنْتُمْ مِنْ أَفْوَاجٍ ۖ﴾
مَكْرَهُكُمْ فِي تَأْوِيلِهِ وَقِرَاءَتِهِ
قَالَ بَعْضُهُمْ : «نِينَ» بِالْتَوْنِ «وَنَعْفُوا» عَنْ كَثِيرٍ ۚ أَيْ : اللَّهُ بَيْنَ لَكُمْ^(۱) كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ
تَخْفُونَ (مِنْ الْكِتَابِ) ^(۲) ۚ وَيَعْفُو اللَّهُ - تَعَالَى - عَنْ كَثِيرٍ إِذَا آمَنُوا وَرَجِعُوا عَمَّا كَانُوا يَخْفَوْنَ
وَيَكْتُمُونَ .
وَقَالَ آخَرُونَ : بَيْنَ لَكُمْ كَثِيرًا ۚ أَيْ : جَمِيعَ مَا كَانُوا يَخْفَوْنَ ۚ وَيَعْفُو عَنْ جَمِيعِ ذَلِكَ .
وَأَمَّا حَدَّثَنَا فَقَوْلُهُ : ﴿يَتَّبِعُ لَكُمْ مَكْرَهُكُمْ يَتَّبِعُ مَكْرَهُكُمْ لَقَدْ كُنْتُمْ مِنْ أَفْوَاجٍ ۖ﴾
مَكْرَهُكُمْ بِالْبَاءِ ۚ أَيْ : رَسُولُ اللَّهِ بَيْنَ لَكُمْ كَثِيرًا ۚ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۚ عَلَى قَدَرِ مَا أَذِنَ
لَهُ الْبَيَانُ لَكُمْ ۚ لِأَنَّ الرِّسْلَ إِذَا بَاتَرُونَ بِالْبَرَاءِ وَالْحَمِيقِ عَلَى قَدَرِ مَا أَذِنَ لَهُمْ ۚ لَا يَكْفُلُ مَا
لَهُمْ مِنَ الْآيَاتِ ۚ أَلَا تَرَى أَنَّ سَحَرًا فَرَعُونَ لَمَّا أَلْفَرُوا حَبَالَهُمْ وَغَضِبَهُمْ فَصَارَتْ حَيَاتُ . أَم
بَلَى مَوْسَى حَصَاهُ حَتَّى أَذِنَ اللَّهُ لَهُ فِي ذَلِكَ ۚ وَهُوَ قَوْلُهُ - تَعَالَى - : ﴿وَتَكُونُ يَمِينُ عَصَاكَ
بِالْآيَةِ بَعْدَ مَا أَذِنَ لَهُ بِذَلِكَ ۚ فَعَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ : ﴿يَتَّبِعُ لَكُمْ مَكْرَهُكُمْ ۚ﴾ إِذَا بَيْنَ عَلَى قَدَرِ
مَا أَذِنَ لَهُ بِالْبَيَانِ وَالْحَمِيقِ ۚ وَاقْلُ أَعْلَمُ .
وَقَوْلُهُ : ﴿يَتَّبِعُ مَكْرَهُكُمْ لَقَدْ كُنْتُمْ مِنْ أَفْوَاجٍ ۖ﴾ ۚ يَحْتَمِلُ مِمَّا كُنْتُمْ تَخْفَوْنَ مِنَ الْكِتَابِ :
مِنْ الشَّرَائِعِ وَالْأَحْكَامِ ۚ وَيَحْتَمِلُ : كُنُوزًا مَا فِي الْكِتَابِ مِنْ نِعَمٍ مُحَمَّدٌ ﷺ وَصَفَتْهُ
[الكرامة] ^(۳) .
وَقَوْلُهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : ﴿لَقَدْ كُنْتُمْ كَافِرِينَ أَتَوْا نُورًا فَكُنْتُمْ مِنْ أَفْوَاجٍ ۖ﴾
عَنِ الْحَسَنِ : النُّورُ وَالْكِتَابُ وَاحِدٌ ۚ وَكَذَلِكَ مَا قَالَ فِي قَوْلِهِ : ﴿الْكِتَابُ وَالْحِكْمَةُ
[النُّور] ۚ﴾ عَمَّا وَاحِدٌ .
وَقَالَ غَيْرُهُ : النُّورُ ۚ هُوَ مُحَمَّدٌ ۚ وَالْكِتَابُ ۚ هُوَ الْقُرْآنُ^(۴) ۚ سَمَاءٌ ۚ نَوَازِلٌ ۚ لَمَّا يَوْضَعُ
وَيُخْبَرُ ۚ كُلُّ شَيْءٍ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ حَقِيقَةٌ ۚ وَعَلَى ذَلِكَ يَخْرُجُ قَوْلُهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : ﴿لَقَدْ كُنْتُمْ

(۱) فِي ب : لَكُمْ .

(۲) سَلَطَ مِنْ ب .

(۳) سَلَطَ مِنْ ب .

(۴) يَنْظُرُ : تَفْسِيرُ الرَّازِيِّ (۱/۱۶۷-۱۶۸) .



(5) امام ابی منصور محمد بن محمد بن محمود
۳۳۳ھ الماتریدی علیہ الرحمہ فرماتے
ہیں

بعض: نور سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے

{تأويلات ابلسنة تفسير الماتریدی ج ۳ ص ۸۴ع}

فقیہ ابو الولید نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندیؒ ۷۷۰ھ فرماتے ہیں
”وَهُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ“ یعنی
 نور سے مراد محمد صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور قرآن
 ہیں

[illegible][illegible]

دار الكتب العلمية

[Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar](#)

(6)

فقيه الوليٰ الثي نصر بن محمد بن احمد بن

ابراہیم السمرقندی ۳۷۵ھ فرماتے ہیں

”وَهُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ“ یعنی نور سے مراد محمد صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اور قرآن ہیں

-(سمرقندی، المائدة، تحت الآية: ١٥، ١ / ١٢٢٤)

شیخ القرآن علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں
 جمهور مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت نور سے
 مراد نبی کریم ﷺ ہیں اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے



علامہ غلام رسول سعیدی
 شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

فریدنگسٹال، ۳۸- اردو بازار لاہور

(7)

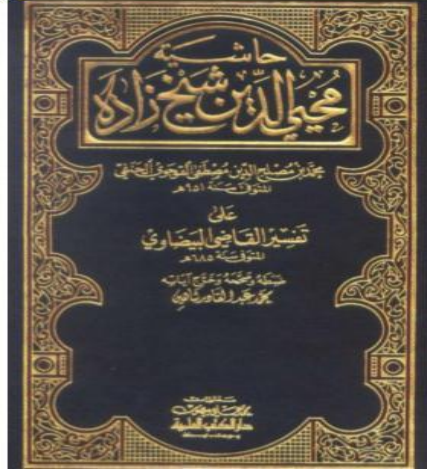
شیخ القرآن علامہ غلام رسول سعیدی
 رحمہ اللہ فرماتے ہیں

جمهور مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت نور سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں اور کتاب سے مراد قرآن
 مجید ہے

{تبیان القرآن جلد ۳ ص ۱۳۲}

(امام بیضاوی 685ھ فرماتے ہیں نور سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں
(9) امام محمد بن مصباح الدین مصطفیٰ القجوی الحنفی 951ھ
اس کے حاشیے میں لکھتے ہیں نور سے مراد محمد
مصطفیٰ ﷺ ہیں

سورة المائدة: الآيات - ٦٥ - ٦٧
عن ابي سلمة فلا يؤاخذ به غيره. **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا**
وقيل: يراد بالنور سمياً. **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا**
المعنى: **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا** من الحج رماه بالإيمان منهم **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا**
كأنهم فكروا في الإسلام. **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا** بآياته أو بتأويله. **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا** إلى غير ذلك
من الآيات. **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا** على ذلك على غير قولهم وتأويله: أن السجدة مقدور متصور
ترك الإضافة كي لا يفتضحوا. **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا** يعني أن الدور والكتاب الحسين متجانسان
بالفعل وصف أحدهما على الآخر من قبل مقابلة الصفة على الصفة مع تمام الموضوع
بهما وهو القرآن. وصف بالنور تشبيهاً له بالنور الكائن للأيمان المحصورة بالقلعة الحسية.
وقد وصف بالكتاب الحسين لكونه كتاباً بين الأصناف على أن الحسين من الطائفة لا من جهة
وعلى ما قيل: يكون العطف من قبل مقابلة الذات على الذات. يراد على أن الدور المراد به
رسول الله ﷺ. سمي نوراً تشبيهاً له بالنور من حيث إنه يصور به الهدى عن الضلال والحق
عن الباطل وعلى الأول يكون توحيد ضمير به ظاهره لأن المراد بهما واحد وهو القرآن
وعلى الثاني وجد نظراً إلى تماثلهما حكماً من حيث إن الضمير بهما واحد وهو القرآن
والهدى إليه. **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا** على أن يكون السلام من أسماء الله ﷻ لأن السلام هو
السلامة من الضلال. ورسول الله ﷺ هو من الإسلام. **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا** أي بتأويله أي بتفسيره
وعلى القولين أحدهما أنهما يراد بهما لأن القرآن هو الإسلام وربع الخرج. فيكون أن يصر
عن التفسير بالتأويل. ولكن في قوله وكتابه وأمره للتأويل. **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا** أي فيه
لا يورث أي الغرض من حيث إنه يخلق حين يستدعيه التأويل. **فَلَمَّا بَلَغَ مَقَامَ صِدْقٍ أَلْفَ تِسْعٍ وَتَلَا تِلْكَ آيَاتُهَا** أي في
يهلك السجدة أين مراد به عطف أنه ومن في الآية على السجدة مع أنه يكتم في



(8) امام بیضاوی 685ھ فرماتے ہیں نور سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں

(9) امام محمد بن مصباح الدین مصطفیٰ القجوی الحنفی 951ھ

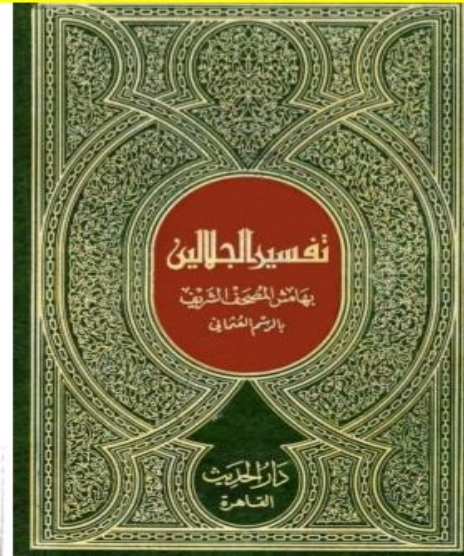
اس کے حاشیے میں لکھتے ہیں نور سے مراد محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں

{حاشیہ محی الدین شیخ زادہ

علی تفسیر البیضاوی تحت سورہ المائدہ ص ۴۹۸}

(10) امام جلال الدین محمد بن احمد الحلی و امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی

امام جلال الدین محمد بن احمد الحلّی و امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی
قد جاءکم من اللہ نور سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں اور کتاب
سے مراد قرآن مجید ہے



قد جاءكم من الله نور سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے

(تفسیر جلالین داد الحدیث القاہرہ ص ۱۳۹ تحت سورہ مائدہ)

علامہ خازن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں
**”يَعْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَمَاءُ اللَّهِ
نُورُ الْإِنَّةِ يُهْتَدَى بِهِ كَمَا يُهْتَدَى بِالنُّورِ فِي الظُّلَامِ“** یعنی نور
سے مراد محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم ہیں اللہ تعالیٰ
نے آپ کو نور اس لیے فرمایا کہ جس طرح اندھیرے میں نور
کے ذریعے ہدایت حاصل ہوتی ہے اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کے ذریعے بھی ہدایت حاصل ہوتی ہے

٢٤٠
سورة المائدة: الآيات: ١٧ - ٢٤
تخفون من الكتاب؟ يعني أن محمداً ﷺ يظهر كثيراً مما أخفوا وتكتبوا من أحكام التوراة والإنجيل وذلك أنهم أخفوا
آية الرجم وصفة محمد ﷺ وغير ذلك ثم إن رسول الله ﷺ بين ذلك وأظهره وحده معجزة النبي ﷺ لأنه لم يقرأ كتابهم
والم يعلم ما فيه فكان إظهاره ذلك معجزة له ﷺ ويعلمون كثير ﷺ يعني مما يكتفون فلا يعرض له ولا يؤاخذهم به لأنه
لا حاجة إلى إظهاره والمائدة في ذلك أنهم يعلمون كون النبي ﷺ إلهاً بما يخفونه وهو معجزة له أيضاً فيكون ذلك
دليلاً لهم إلى الإيمان به ﷺ قوله جاءكم من الله نور ﷺ يعني محمداً ﷺ إنما سماه الله نورا لأنه يهدي به كما يهدي بالنور
في الظلام وقيل: النور هو الإسلام ﷺ وكتاب مبین ﷺ يعني القرآن ﷺ يهدي الله به ﷺ يعني يهدي الله بالكتاب المبين ﷺ فمن
أتبع رضوانه ﷺ أي أتبع ما رغبه الله وهو دين الإسلام ﷺ وكتاب مبین ﷺ يعني يهدي الله بالكتاب المبين ﷺ يريد دين
الله وهو الإسلام فسيده عليه الذي شرح إحياءه وبحث به رسالة وأمر عباده بالإنابة ﷺ وقيل: سبل السلالة طرق السلال
وقيل: سبل السلاله دار السلاله فيكون من باب سبل السلاله ﷺ ويعرضهم من الظلمات إلى النور ﷺ يعني من الظلمات
الكفر إلى نور الإيمان ﷺ ويأمنهم ﷺ يعني يوقيه وحدايته ﷺ ويعيدهم إلى صراط مستقيم ﷺ يعني دين الإسلام ﷺ قوله عز
وجل ﷻ لقد كفر الذين قالوا إن الله هو المسيح ابن مريم ﷺ قال ابن عباس: هؤلاء نصارى نجران ﷺ فأنهم قالوا هذه
المقالة وهو ملحق بالمجوسية والملكتين من النصارى لأنهم يقولون بالخلق وأن الله قد حل في بدن عيسى فلما كان
استعدادهم ذلك لا جرم حكم الله عليهم بالكفر ثم ذكر الله ما يدل على فساده منزههم فقال تعالى: ﷻ قل يعني يا محمد
ل هؤلاء النصارى الذين يقولون هذه المقالة ﷻ فمن يملك ﷺ يعني بقدر أن يدفع ﷻ من الله شيئاً ﷺ يعني من أمر الله شيئاً
ﷻ إن أراد أن يهلك المسيح ابن مريم ﷺ يعني يعدم المسيح وأنه ﷻ ومن في الأرض جميعاً ﷺ ووجه الاحتجاج على
النصارى بهذا أن المسيح لو كان إلهاً كما يقولون لقدر على دفع أمر الله إذا أراد إبعاده وإهلاك أمه وغيرها ﷻ وقد ملك
السنوات والأرض وما بينهما ﷺ إنما قال وما بينهما ولم يقل وما بينهما لأنه أراد ما بين هذين التوحيين أو النصاريين
الأكثية لأنهم ملكه وأهلها عبده وعيسى وأنه من صفة عبده ﷻ يخلق ما يشاء ﷺ يعني من غير اعتراض عليه فيما يخلق
لأنه خلق آدم من غير أب وأم وخلق عيسى من أم بلا أب وخلق سائر الخلق من أب وأم ﷻ والله على كل شيء قدير ﷻ
يعني أن الله تعالى لا يحجزه شيء ﷻ أراد أنه لا اعتراض لأحد من خلقه عليه قوله تعالى:

وَمَا كُنَّا بِأَعْيُنِنَا ﷻ وَاللَّسْتَ بِنُحْسِنُ إِلَهُكُمْ ﷻ وَاللَّسْتُ بِنُحْسِنُ إِلَهُكُمْ ﷻ بَلْ أَنتُمْ بِمَشْرُوقِينَ ﷻ تَقَلُّ
تخفون من الكتاب؟ أي: من التوراة والإنجيل مثل صفة محمد ﷺ وآية الرجم وغير ذلك. ﷻ ويعلمون كثير ﷺ.
أي: يعرض عن كثير مما أخفوا فلا يعرض له ولا يؤاخذكم به. ﷻ قد جاءكم من الله نور ﷺ. يعني: محمداً ﷺ.
وقيل: الإسلام. ﷻ وكتاب مبین ﷺ. أي: بين. وقيل: مبين وهو القرآن.
ﷻ يعني به الله من أتبع رضوانه ﷺ. وصاد. ﷻ سبل السلال ﷺ. غلب: السلال هو الله عز وجل وسيده عليه
الذي شرح إحياءه. وبحث به رسالة. وقيل: السلال هو السلالة. التلقاض والتلقاض بمعنى واحد. والمراد به طرق
السلالة. ﷻ ويعرضهم من الظلمات إلى النور ﷺ. أي: من ظلمات الكفر إلى نور الإيمان. ﷻ ويأمنهم ﷺ. يوقيه
وحدايته. ﷻ ويعيدهم إلى صراط مستقيم ﷺ. وهو الإسلام.
قوله تبارك وتعالى: ﷻ لقد كفر الذين قالوا إن الله هو المسيح ابن مريم ﷺ. وهم المجوسية من النصارى
يقولون: المسيح هو الله تعالى. ﷻ قل قل يهلك من الله شيئاً ﷺ. أي: من يقدر أن يدفع من أمر الله شيئاً إذا فساد؟
ﷻ إن أراد أن يهلك المسيح ابن مريم ﷺ وأنه ومن في الأرض جميعاً ﷻ ولهم تلك السنوات والأرض وما بينهما يخلق ما
يشاء والله على كل شيء قدير ﷺ.

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

تَقْسِيمُ الْخَازِنِ
المُسْتَقْبَلِ
بَابُ التَّوِيلِ فِي مَعَانِي التَّنْزِيلِ
لِإِيَّامِ قَلْبِهِ الرَّبِّ عَالِيٍّ بِمَحَبَّةِ إِبْرَاهِيمَ الْبَيْتِ فِي
رَشْفِ الْخَازِنِ
الْمُتَوَفَّى سَنَةَ ٧٢٥ هـ
وَمَعْبُ
تَقْسِيرُ الْبَقْوِي
المُسْتَقْبَلِ
مَعَالِمُ التَّنْزِيلِ
لِإِيَّامِ إِبْرَاهِيمَ الْبَيْتِ بِمَحَبَّةِ إِبْرَاهِيمَ الْبَيْتِ فِي
رَشْفِ الْخَازِنِ
الْمُتَوَفَّى سَنَةَ ٥١٦ هـ
ضَبْطُهُ وَصَحُّهُ
عَبْدُ السَّلَامِ مُحَمَّدُ عَلِيُّ تَاهِينِ
مَجْلَعَةُ الشَّامِ
المجتري
أول سورة النساء - آخر سورة الأعراف
دار الكتب العلمية
بغداد - بيروت

(12) علامہ خازن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہی

”يَعْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَمَاءُ اللَّهِ نُورُ الْإِنَّةِ يُهْتَدَى بِهِ كَمَا يُهْتَدَى بِالنُّورِ فِي الظُّلَامِ“ یعنی نور
سے مراد محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نور اس لیے فرمایا کہ جس طرح اندھیرے
میں نور کے ذریعے ہدایت حاصل ہوتی ہے اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کے ذریعے بھی ہدایت
حاصل ہوتی ہے

۔ (خازن، المائۃ، تحت الآیہ: ۱۵، ۱/ ۴۷۷)

(13) علامہ صاوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں

”وَسَمِّيَ نُورًا لِأَنَّهُ يَنْوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيهَا لِلرَّشَادِ وَلِأَنَّهُ أَصْلُ كُلِّ نُورٍ حَسِّيٍّ وَمَعْنَوِيٍّ“ یعنی حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام اس آیت میں نور رکھا گیا اس لیے کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بصیرتوں کو روشن کرتے ہیں اور انہیں رُشد و ہدایت فرماتے ہیں اور اس لیے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر نور حَسِّيٍّ (وہ نور جسے دیکھا جاسکے) اور مَعْنَوِيٍّ (جیسے علم و ہدایت) کی اصل ہیں۔

(تفسیر صاوی، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۱۵، ۲ / ۴۸۶)

امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں
**النُّورُ وَالْكِتَابُ هُوَ الْقُرْآنُ، وَهَذَا ضَعِيفٌ لِأَنَّ الْعَطْفَ يُوجِبُ
 الْمُغَايِرَةَ بَيْنَ الْمَعْطُوفِ وَالْمَعْطُوفِ عَلَيْهِ“** یعنی یہ قول کہ
 نور اور کتاب دونوں سے مراد قرآن ہے یہ ضعیف ہے
 کیونکہ حرف عطف مَعطوف و معطوف علیہ میں مُغَايِرَت
 (یعنی ایک دوسرے کا غیر ہونے) کو مُسْتَلْزِم ہے



(14) امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں

النُّورُ وَالْكِتَابُ هُوَ الْقُرْآنُ، وَهَذَا ضَعِيفٌ لِأَنَّ الْعَطْفَ يُوجِبُ الْمُغَايِرَةَ بَيْنَ الْمَعْطُوفِ وَالْمَعْطُوفِ عَلَيْهِ“
 یعنی یہ قول کہ نور اور کتاب دونوں سے مراد قرآن ہے یہ ضعیف ہے کیونکہ حرف
 عطف مَعطوف و معطوف علیہ میں مُغَايِرَت (یعنی ایک دوسرے کا غیر ہونے) کو
 مُسْتَلْزِم ہے



(15) دیوبندی مفسر شبیر احمد عثمانی صاحب لکھتے ہیں

شاید نور سے مراد خود حضور ﷺ ہیں اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے

{تفسیر عثمانی تحت سورہ المائدہ}

علامہ ملا علی قاری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”وَ اَمَّا مَا نَعِي مِنْ اَنْ يُّجْعَلَ النِّعَتَانِ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَانَّہٗ نُورٌ عَظِیْمٌ لِّکَمَالِ ظُہُوْرِہٖ بَیْنَ الْاَنْوَارِ وَ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ حَیْثُ اَنَّہٗ جَامِعٌ لِّجَمِیْعِ الْاَسْرَارِ وَ مُظْہِرٌ لِّلْاَحْکَامِ وَالْاُحْوَالِ وَالْاَخْبَارِ“ یعنی اور کون سی رکاوٹ ہے اس بات سے کہ دونوں نعتیں یعنی نور اور کتابِ مبین رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ہوں بے شک حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نورِ عظیم ہیں انوار میں ان کے کمالِ ظہور کی وجہ سے اور حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کتابِ مبین ہیں اس حیثیت سے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمیع اسرار کے جامع ہیں اور احکام و احوال و اخبار کے مُظْہِر ہیں

۔ (شرح شفا، القسم الاول، الباب الاول فی ثناء اللہ تعالیٰ علیہ۔۔۔ الخ، الفصل الاول، ۱/ ۵۱)

خود رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا نور ہونا بیان فرمایا، چنانچہ امام بخاری اور امام مسلم کے استاذ امام عبد الرزاق رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں ”قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَہُ اللہُ تَعَالٰی؟ فَقَالَ هُوَ نُورُ نَبِیْکَ یَا جَابِرُ خَلَقَہُ اللہُ“ یعنی حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں : میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا کہ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا؟ ارشاد فرمایا "اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا

- (الحجۃ المفقود من المصنف عبد الرزاق، کتاب الایمان، باب فی تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۶۳، الحدیث: ۱۸)

اس حوالے سے بے شمار حوالاجات تفاسیر اور مختلف موضوعات پر لکھی گئی کتب میں موجود ہیں یہ صرف مختصراً تفاسیر کے حوالاجات لگا دیئے ہیں اور مفقود جلد میں حدیث نور بھی لگادی ہے یہ حدیث ثابت ہے یا نہیں اس متعلق علمائے کرام کی کتب کو دیکھنا پڑے گا

اللہ پاک میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ اقدس میں قبول فرمائے اور میری لغزشوں کو معاف فرمائے آمین ثم آمین